حافظ کلیم اللہ عمری مدنی★

رمضان المبارک: فضائل واحکام

صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بات مسلم ہے کہ جب ایک یا دو قابل اعتماد اور دین دار مسلمان ۲۹ شعبان یا ۳۰ شعبان کو سورج کے غروب ہونے کے بعد رمضان کا چاند دیکھ لیں تو ان کی رویت پر اعتماد کیا جائے گا۔ اس طرح ان کی رویت قابلِ قبول ہوگی اور سورج غروب ہونے کے بعد ۲۰ منٹ یا اس سے کم یا زیادہ دیر تک ہلال کا رکنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہمیں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (بخاری، مسلم) رویت ہلال میں جدید حسابات پر اعتماد کرنا صحیح نہیں ہے۔

رویت ہلال میں محدثین کرام کے پاس ایک اُصول یہ ہے کہ 'لکل بلد رویتھم' (صحیح مسلم) ہر شہر والوں کے لیے ان کی اپنی رویت معتبر ہے۔ اہل مکہ کی رویت ہمارے لیے اختلاف مطالع اور تفاوتِ وقت کی وجہ سے غیر معتبر ہے۔ لہٰذا راجح مسلک یہی ہے کہ اختلاف مطالع سے احکام بدل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: ۱۸۵)

'تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اُسے روزہ رکھنا چاہیے۔'

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

'اذا رأیتموه فصوموا واذا رأیتموه فافطروا'

'جب تم اس کو (چاند) دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھ لو تو روزہ چھوڑ دو۔'

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت کریبؒ کی شہادت کو قبول نہیں کیا، جب کہ انھوں نے شام میں چاند دیکھا تھا۔ (مسلم ۳/۱۹۷)

★ ملتی جامعہ دارالسلام عمرآباد، ای میل: hskpbt.2009@gmail.com

روزہ ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد، عورت، مقیم اور قدرت رکھنے والے پر فرض ہے اور وہ بچے جو نابالغ ہیں انھیں بھی عادت ڈالنے کے لیے روزے رکھوانے چاہییں۔ درج ذیل لوگوں کو روزوں سے رخصت دی گئی ہے اور ان پر قضا ضروری ہے:

(۱) مسافر (۲) ایسا بیمار جسے شفایابی کی اُمید ہو (البقرۃ: ۱۸۵) (۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اگر مشقت محسوس کرے (ترمذی) (۴) حائضہ اور نفاس والی عورت (بخاری، مسلم)

درج ذیل لوگوں کو رخصت دی گئی ہے۔ ان پر قضا نہیں فدیہ ضروری ہے:

(۱) ضعیف مرد یا عورت جسے روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو (۲) ایسا بیمار جسے شفایابی کی اُمید نہ ہو اس کا فدیہ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ (بخاری)

روزے کے فوائد

(۱) روزہ تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ (۲) تقویٰ حاصل کرنے کا ایک زرین موقع ہے (۳) خوش حالی اور تنگ دستی میں امتیازی فرق محسوس کرنے کا ذریعہ ہے۔ خوش حال شخص اس کے ذریعے بھوک اور پیاس کا اندازہ کرسکتا ہے (۴) نفس انسانی پر کنٹرول کرنے اور اسے نیک بخت بنانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ (۵) انسانی معدے کو راحت پہنچانے اور اسے مُضر اثرات سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ روزہ جسم کی زکوٰۃ اور اس کی پاکی وصفائی کا بہترین مظہر ہے (۶) روزے سے اسلامی سوسائٹی میں مساوات کا سبق ملتا ہے۔ اس معاملے میں شاہ و گدا اور امیر و غریب حکم میں برابر ہیں (۷) اطباء کا اتفاق ہے کہ روزہ دائمی مرض سے بچاتا ہے۔ بالخصوص سل (T.B)، سرطان (Cancer)، جلدی امراض اور معدے کی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے (۸) روزہ دار اللہ کی نعمتوں سے صحیح طور پر واقف ہوتا ہے۔

روزے کی حالت میں درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

روزہ دار غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور جہالت کے کاموں سے دور رہے۔ حدیث میں ہے کہ 'جس نے غلط بیانی، جھوٹ، اور جہالت کا کام نہ چھوڑا تو ایسے شخص کا کھانے پینے کو ترک کرنا اللہ کو منظور نہیں'۔

سحری کھاتے وقت کسی مخصوص و مسنون دعا کا ثبوت کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں ہے۔ البتہ بسم اللہ کے ساتھ سحری کرنا بہتر ہے۔ 'سحری کھانے میں برکت ہے اور سحری دیر سے کھانا مستحب ہے۔ اگر سحری کھاتے ہوئے اذان ہوجائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی

جلدی کھالینا چاہیے(ابوداؤد) حضرت زید بن ثابتؓ سے سوال کیا گیا کہ سحری اور اذان فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: پچاس آیات پڑھنے کی بہ قدر(بخاری، مسلم) اس کا مطلب ہے کہ سحری آخری وقت کھانا چاہیے۔(ریاض الصالحین ۱۴۱/۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا ہے۔‘(مسلم)

درج ذیل باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) جان بوجھ کر ہم بستری کرنا (۲) جان بوجھ کر کھانا پینا (۳) حیض ونفاس کا آجانا (۴) عمداً قے کرنا (۵) منی کا مباشرت یا بوس وکنار وغیرہ کی وجہ سے نکل جانا (۶) غذا کے طور پر طاقت کے انجکشن لینا بھی عمداً کھانے پینے کے برابر ہے(احکام الصیام ص ۱۴)

حالت سفر میں سحری وافطاری کی سہولت ہو اور مسافر پر شاق نہ گزرے تو ایسے مسافر کا روزہ رکھنا بہتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حالت سفر میں روزہ رکھتے تھے اور بعض رخصت پر عمل کرتے تھے اور بعد میں قضا کر لیتے تھے۔ کوئی کسی پر نکیر نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف الفاظ میں فرمایا: ’یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جو اس کو لے لے بہتر ہے اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو رکھے کوئی حرج نہیں ہے۔‘

وہ غلطیاں جن کا ارتکاب روزے دار عموماً کرتے ہیں درج ذیل ہیں:

(۱) سحری طلوع صبح صادق سے ایک گھنٹے یا دو گھنٹے پہلے کھالینا (۲) کھانے میں بیجا اسراف (۳) نماز باجماعت ترک کرنا (۴) مسلسل سوتے رہنا (۵) زبان کی حفاظت نہ کرنا (۶) لہو ولعب میں مشغول رہنا (۷) نماز تراویح میں کوتاہی کرنا (۸) عشرہ اخیرہ میں صرف ستائیسویں رات کو شب قدر تلاش کرنا (۹) قرآن کی تلاوت وتدبر میں کوتاہی کرنا۔

اگر حاملہ کمزور ہو یا کسی طبیب کا مشورہ روزہ نہ رکھنے کا ہو تو روزہ چھوڑ دے اور بعد میں قضا کرے۔ اسی طرح دودھ پلانے والی کو بھی روزہ ترک کر کے بعد میں قضاء کرنے کی اجازت ہے:

لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة : ۲۸۶)

’اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔‘

کیا کوئی ۳۱ دن روزے رکھ سکتا ہے؟

کوئی ایسی جگہ سے پہنچا جہاں کے روزے میں ایک دن کا فرق پایا گیا مثلاً کوئی سعودی

عرب سے ۳۰ روزے مکمل کر کے ہندستان آیا جہاں ۲۹ روزے مکمل ہوئے تو اُس شخص پر ضروری ہے کہ یہاں کے لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے اور عید منائے۔ اگر چہ اُس کے ۳۱ روزے ہوجائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: 'روزہ اُس دن ہے جس دن تم سب مل کر روزہ رکھتے ہو، اور افطار اُس دن ہے جس دن تم سب مل کر روزہ چھوڑتے ہو" (ترمذی) جیسا کہ ایک شخص فرض نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں حاضر ہوا اور وہاں فرض نماز ہورہی ہو تو وہ شخص جماعت کے ساتھ شریک ہوکر نفل کا ثواب پالیتا ہے۔ اُسی طرح یہ روزے دار بھی نفل کا ثواب پالے گا۔ اس کے برعکس ۲۹ سے کم ہونے کی صورت میں ایک روزہ قضا کرلے اس لیے کے مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ (فتاوی الصیام، ص:۱۶)

افطار کی سنتیں

(۱) سورج غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) تر کھجوروں سے افطار کرنا (۴) اگر وہ میسر نہ ہوں تو چھوارے سے افطار کرنا (۵) کھجور طاق کی شکل میں کھانا (۶) اگر وہ بھی نہ ملے تو پانی کے چند گھونٹ پی لینا ۔ (ابوداؤد)

رمضان کی عظمت کی وجہ سے سب سے افضل صدقہ رمضان کا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: 'رمضان میں صدقہ دینا (ترمذی: ۶۶۳، ضعفہ الالبانی)' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ فیاض تھے، اور پھر رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپؐ سے ملتے تھے اور قرآن کریم کا مذاکرہ کرتے تھے تو آپؐ کی فیاضی اور تلاوتِ قرآن دوسرے ایام کے مقابلے میں دوچند ہوجاتی تھی۔ (بخاری، مسلم)

زکوۃ دین اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے، جس کی فرضیت قرآن کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اُمت سے ثابت ہے ارشاد ربانی ہے:

وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (البقرۃ : ۴۳)

'اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: 'لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ' کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور ماہ

رمضان کے روزے رکھنا (بخاری، مسلم)

زکوۃ نہ دینے پر وعید

قال الله تعالی والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم (التوبة ۳۴)

'جولوگ سونا چاندی کا خزانہ جمع رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت پہنچا دیجیے۔'

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کسی کے پاس سونا یا چاندی (بقدر نصاب زکوۃ جس پر سال گزر چکا ہو) ہو اور وہ ان کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اسی سونے اور چاندی سے آگ کی چادر بنائی جائے گی اور اس چادر کو جہنم کی آگ پر تپایا جائے گا، پھر اس سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغا جائے گا، اگر چادر ٹھنڈی ہونے لگے تو اسے پھر گرمایا جائے گا اور اس شخص کو یہ عذاب ہمیشہ دیا جائے گا، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔' (مسلم)

شرائط زکوۃ

(۱) مال زکوۃ بقدر نصاب یا اُس سے زیادہ موجود ہو (۲) اُس مال پر ایک ہجری سال گزر چکا ہو (۳) مال پر مالکانہ قبضہ ہو۔

مستحقین زکوۃ

(۱) فقراء (۲) مساکین (۳) زکوۃ کی وصول یابی کرنے والے (۴) تالیف قلب کے مستحقین (۵) غلام آزاد کرنے کے لیے (۶) مقروض (۷) اللہ کی راہ میں (۸) مسافر (توبہ:۶۰)

زکوۃ کا ماہ رمضان میں ادا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ وجوب زکوۃ کے لیے شرائط ہیں۔ یہ شرطیں مکمل ہو جائیں تو زکوۃ کی ادائی واجب ہوگی۔ چونکہ رمضان ایک مبارک مہینا ہے، اس میں صدقہ وخیرات کا اجر دُگنا ہوتا ہے، اس لیے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے رمضان میں زکوۃ دینا بہتر ہے۔

★★